

غیر شرعی قرارداد پاس کرنے کے سبب حکمران پر تنقید کرنا

فضيلة الشيخ صالح بن فوزان الفوزان حفظه الله



www.alfitan.com اداره ردالفتن

## غیر شرعی قرارداد پاس کرنے کے سبب حکمران پر تنقید کرنا

غیر شرعی قرارداد پاس کرنے کے سبب حکمران پر تنقید کرنا

فضيلة الشيخ صالح بن فوزان الفوزان حفظه الله



www.alfitan.com اداره ردالفتن

غیر شرعی قرارداد پاس کرنے کے سبب حکمران پر تنقید کرنا

فضيلة الشيخ صالح بن فوزان الفوزان حفظه الله

(سنیئر رکن کبار علماء کمیٹی، سعودی عرب)

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله اما بعد !

اکثر ہمارے معاشرے میں یہ دیکھنا کو ملتا ہے کہ حکومت کی طرف سے کوئی ایسی قرارداد پاس کر دی جاتی ہے جو بسا اوقات شریعت اسلامی کے مخالف بھی ہو سکتی ہے۔

**سوال:** کیا غیر شرعی، گناہ والی یا شریعت مخالف قرارداد یا بل وغیرہ پاس کرنے پر حکمران پر اعتراض کیا جاسکتا ہے؟ اس بارے میں سلف صالحین کا کیا عمل ہوا کرتا تھا؟

**جواب:** حکمران کی اطاعت واجب ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيعُوْا اللّٰهَ وَاَطِيعُوْا الرَّسُوْلَ وَاَطِيعُوْا  
الْاٰمِرِٔ مِّنْكُمْ

ایمان والو! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی، اور اطاعت کرو رسول اللہ کی، اور ان کی بھی جو تمہارے حکمران ہیں۔

(النساء: 59)

پس جو بات واجب اور اصل ہے وہ حکمران کی اطاعت ہے لیکن اگر وہ کسی معصیت و گناہ کا حکم دے تو اس کی اس معصیت میں اطاعت نہیں کی جائے گی کیونکہ آپ کا فرمان ہے:

”لَا طَاعَةَ لِمَا خُلِقَ فِيْهِ مَعْصِيَةٌ  
الْخَالِقِ“

(خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں ہے)

[رواہ احمد برقم (20653)، والطبرانی فی الکبیر (18/381) واللفظ لـ عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ]

اور آپ نے بھی فرمایا کہ:

”إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ“

(اطاعت تو صرف معروف کاموں میں کی جاتی ہے)

[رواہ البخاری برقم (7145، 4340)، ومسلم برقم (1840) من حدیث علی رضی اللہ عنہ]

لیکن اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ آپ حکمران کے خلاف خروج کریں یا اس کا تختہ الٹنا چاہیں، بس یہ ہے کہ آپ وہ معصیت نہ کریں جس کا وہ حکم دے رہا ہے اور اس کے علاوہ جن باتوں کا وہ حکم دے اسے بجالائیں آپ اسی کی حکومت کے ماتحت رہیں، نہ اس کے خلاف خود نکلیں اور نہ دوسروں کو اس کے خلاف اٹھ کھڑا ہونے پر ابھاریں، نہ کسی مجلسوں میں اور لوگوں کے سامنے اس کے خلاف باتیں کریں، کیونکہ اس سے شروفتن پھیلتا ہے اور لوگوں کو ایسے وقت میں حکام کے خلاف بغض سے بھرنا جبکہ کفار ہماری تاک لگائے بیٹھے گردش ایام کے منتظر ہیں، اور ایسا بھی ممکن ہے کہ اگر انہیں اس بات کی خبر ہو جائے تو وہ ان جذباتی مسلمانوں میں اپنا زہر سرائیت کر کے انہیں ان کے حکمرانوں کے خلاف بھڑکائیں گے، جس کے نتیجے میں فتنے و فساد ہوگا، اور نتیجے کا فروں کا مسلمانوں پر تسلط کی صورت میں سامنے آئے گا

لہذا حکمران خواہ کیسے بھی ہو ان میں خیر کثیر اور عظیم مصالح ہوتے ہیں وہ بھی ایک بشر ہیں معصوم نہیں بعض باتوں میں غلطی کرجاتے ہیں لیکن ان کی اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں خفیہ طور پر نصیحت کی جائے، یا ان تک پہنچائی جائے اور ان کے سامنے صحیح بات پیش کی جائے لیکن مجالس میں بیٹھ کر ان پر کلام کرنا اور اس سے بھی شدید تر خطبوں اور تقاریر میں ان پر کلام کرنا ال شقاق وال نفاق کا شر کا طریقہ ومنہج ہے کہ جو مسلمانوں کی حکومت میں انتشار مچانا چاہتے ہیں

ماخوذ از

(الاجابات المهمہ فی المشاکل المدلہم، سوال: 14)

اللہ تعالیٰ میں اسلامی قوانین اور منہج سلف کے

مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے آمین